اطہر ہاشمی

تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں......

ترقی یافتہ ممالک میں بڑی تشویش ہے کہ غریب ممالک کی آبادی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ چنانچہ وہاں آبادی کم کرنے کے لیے کثیر رقم ان امیر ممالک کو صرف کرنا پڑ رہی ہے۔ خود امریکہ بھی مختلف طریقوں سے آبادی کم کر رہا ہے۔ مثلاً افغانستان اور عراق میں بڑی کوششوں سے لاکھوں افراد کو کم کیا ہے۔ بہر حال ایک ترقی یافتہ ملک میں اسی مسئلہ پر کانفرنس ہو رہی تھی۔ مقرر نے بتایا کہ ایک عورت ہر سیکنڈ بعد ایک بچے کو جنم دیتی ہے' اس کو روکنے کے لیے کیا کیا جائے؟ حاضرین میں سے جواب آیا ''اس عورت کو تلاش کر کے سمجھانا چاہیے۔''

یقیناً مسئلہ کا یہی حل ہے۔ چنانچہ ایک عالم دین نے وزیر مملکت برائے مذہبی امور برخوردار عامر لیاقت کی طرف سے مدارس اور مولویوں پر الزامات کے جواب میں کہا ہے کہ وہ قاری عبدالقدوس کو تلاش کریں، سب مولویوں سے تو اپنا انتقام نہ لیں۔ عزیزم وزیر مملکت ہیں' یہ کام آسانی سے کر سکتے ہیں۔

ہمیں یہ اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں کہ کس کو کیا وزارت دی گئی اور کسے وزیر اعلیٰ یا وزیر اعظم بنا دیا گیا۔ یہ تو بیرون ملک اور اندرون ملک بڑی طاقتوں اور ان کے اسیروں کا کام ہے۔ لیکن کم از کم مذہبی امور اور وہ بھی اسلام کے امور' ایسا شعبہ ہے کہ جو کسی دین دار شخصیت کو یا ایسے شخص کو دینا مناسب ہوتا جسے دین اسلام کے بارے میں کچھ بنیادی علم بھی ہو۔ سیاسی دباؤ اور اپنے حلیفوں کو خوش رکھنے کے لیے تمام وزارتیں قرعہ اندازی کے ذریعے بانٹی جا سکتی ہیں۔ حتیٰ کہ خورشید محمود قصوری کو وزیر خارجہ اور فیصل صالح حیات پھر آفتاب شیر پاؤ کو وزیر داخلہ بھی بنایا جا سکتا ہے کہ آہستہ آہستہ کچھ نہ کچھ سیکھ ہی جائیں گے۔ نہ بھی سیکھیں تو زیادہ سے مزید دنیاوی نقصان پہنچ جائے گا اور اب کیا رہا کہ رقیبوں کا ڈر کریں لیکن ایک مسلمان کے لیے اس کا دین ایسی چیز ہے کہ وہ اس میں کسی قسم کا رخنہ برداشت نہیں کر سکتا۔ ٹرینٹی کالج سے اسلامک اسٹڈیز میں ایم اے اور صرف ۲۰ دن بعد پی ایچ ڈی کر لینے سے دین کا علم نہیں آ سکتا۔ وہ بھی اس صورت میں جب ٹرینٹی کالج میں اسلامیات کا مضمون پڑھایا ہی نہیں جاتا۔ لیکن یہ بھی ہمارا دردِ سر نہیں۔ حکومت نے یقیناً ڈگریوں کی خوب چھان بین کر لی ہوگی اور یہ بھی معلوم کر لیا ہوگا کہ کس عرصہ میں ایک غیر ملکی کالج میں تعلیم حاصل کی گئی' مگر ہمیں کیا۔

عامر لیاقت حسین خوبرو ہیں، جوانِ رعنا ہیں، انہیں کہاں ایسے معاملات میں پھنسا دیا گیا جن سے ان کا تعلق محض اتنا ہے کہ ایک ٹی وی چینل پر وہ کچھ دیر علماء کے ساتھ بیٹھ رہتے اور نعت پڑھ کر اٹھ جاتے ہیں۔ خود اگر کچھ بولتے بھی ہیں تو اسلامیات میں پی ایچ ڈی کا بھرم بھی جاتا ہے۔ اس سطح پر اسلامیات کے ایک اسکالر کو صحابہ کرام (رضی اللہ

عنہم) کا نام تو صحیح معلوم ہونا چاہیے۔ مثلاً ایک پروگرام میں انہوں نے انکشاف کیا کہ ''شرجیل'' نام کے ایک صحابی تھے۔ ان کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ ان صحابی کا نام شرجیل نہیں بلکہ شرحبیل (شرح بیل) ہے...... یہ تو خیر صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کا معاملہ ہے۔ انہوں نے تو جگر مراد آبادی کا مشہور مصرعہ ''میرا پیغام محبت ہے، جہاں تک پہنچے'' علامہ اقبالؒ کے کھاتے میں ڈال دیا اور کام اس دن کیا جب ان کے قائدِ تحریک علامہ اقبالؒ کے بارے میں اپنے نادر خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ عامر لیاقت کی ظاہری اہلیت کو دیکھتے ہوئے انہیں وزارت ثقافت یا امور نوجوانان کی وزارت دے دی جائے۔ مگر ہمارا مشورہ کوئی مانتا نہیں۔ احتیاطاً انہیں مدارس اور مولویوں سے دور رکھا جائے۔

موصوف نے دعویٰ کیا ہے کہ مولویوں اور مدارس کے ذریعے ایڈز کی بیماری پھیل رہی ہے۔ یہ پتہ نہیں ان کا مشاہدہ ہے، تحقیق ہے یا کیا ہے۔ بنیاد اس دعوے کی یہ ہے کہ مدارس میں مولوی حضرات بچوں پر جنسی تشدد کرتے ہیں۔ ہالی وڈ کا مشہور اداکار راک ہڈسن پتہ نہیں کس مدرسے کا طالب علم اور کس مولوی کا شکار رہا ہوگا اور وہی کیا یورپ و امریکہ کی اقوام میں جس تیزی سے یہ مرض پھیل رہا ہے۔ شاید اس کی اصل وجہ پاکستان کے مدارس اور مولوی ہیں۔ غالباً اسی لیے امریکہ کی ہدایت پر پاکستان کے مدارس کو کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ ایڈز پر تو قابو پایا نہیں جا سکا۔ مولویوں اور مدرسوں ہی کو قابو میں کر لیا جائے اور اس میں امریکہ سے ایڈ لینے والے بھرپور معاونت بھی کر رہے ہیں۔

بات صرف مدارس یا کسی خاص طبقہ کی نہیں۔ حضرت لوط علیہ السلام کی تو تقریباً پوری قوم فعلِ بد میں مبتلا تھی۔ جنسی زیادتی یقیناً ایک قبیح فعل ہے۔ مگر اس میں اسکول کے اساتذہ اور عام افراد بھی ملوث ہیں۔ بلکہ کیڈٹ کالجوں کے بارے میں زیادہ شکایات سننے کو ملتی ہیں۔ چند برس پہلے کی بات ہے کراچی کے پولیس ٹریننگ کے چند نوجوان رنگروٹ یہی شکایت لے کر اخبار کے دفتر میں آئے تھے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جن کی شادی کسی وجہ سے نہیں ہوتی یا سال بھر اپنی بیویوں سے دور رہتے ہیں، وہ اس فعل بد کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ ایک عام آدمی بدفعلی کرتا ہے تو کوئی توجہ بھی نہیں دیتا لیکن کوئی مولوی یہ کام

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس، تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501

کر بیٹھے تو اسے انسان نہیں بلکہ صرف مولوی سمجھ کر مذہب کو بدنام کرنے کی لاشعوری یا شعور کوشش کی جاتی ہے۔ دوسری طرف ترقی یافتہ سمجھے جانے والے ممالک میں اسے قانونی درجہ دے دیا گیا ہے۔ مردوں کی مردوں سے شادی ہورہی ہے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے رومن کیتھولک چرچ کے بڑے بڑے پادری اور کارڈینل پکڑے جارہے ہیں۔ برطانوی بحریہ کے Gays اپنے حق کے لیے لڑ رہے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ مدارس اور مولویوں کی وجہ سے ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اس طرح مدارس، مساجد اور علماء کرام کو بدنام کرنے کی ایک منظّم سازش کی جارہی ہے۔ لوگوں کو مذہب سے متنفر کیا جارہا ہے تاکہ روشن خیال اسلام کی راہ ہموار ہو۔ حکمران طبقہ میں کتنے شرابی اور شباب کے رسیا ہیں۔ کبھی ان کے بارے میں کوئی منہ کھول کر دیکھے لیکن شراب پینا تو ہمارے حکمران طبقہ میں بھی عیب نہیں رہا، فیشن بن گیا ہے، روشن خیالی اور لبرل ازم کی علامت' حالانکہ شراب ام الخبائث ہے۔ عرصہ ہوا غلام مصطفیٰ جتوئی صاحب جیسے بظاہر معقول شخص کا انٹرویو پڑھا تھا جو ایک غیر ملکی صحافی نے لیا تھا۔ اس نے انکشاف کیا کہ جتوئی صاحب دن کا آغاز نہار منہ وہسکی پی کر کرتے ہیں۔ لیکن جتوئی صاحب تو بہت چھوٹے سے سیاستدان تھے۔ بھٹو صاحب نے جلسہ عام میں اپنی اس خوبی کا اعلان کیا تو کیا ان کے حامی اور چیلے چانٹے یہی کچھ کرتے ہوں گے۔ لیکن اس پر کوئی عالم آن لائن زبان نہیں کھولتا۔ آج بھی ایسے ہی ہمارے حکمران ہیں لیکن یہ شاید عیب ہی نہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ خود کو یورپ وامریکہ کی نظر میں معتبر بنانے کے لیے اسلام کی بنیادوں پر حملہ ہورہا ہے۔ اس کا ثبوت تازہ خبر ہے کہ امریکی محکمہ دفاع پینٹا گون میں غلط بیانی اور فریب دینے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کے ذریعے ان مسجدوں اور مدرسوں کی ساکھ متاثر کی جائے گی جو امریکی مفادات کے خلاف اصولوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ پاکستان میں اس پروگرام کا آغاز گزشتہ برس وزیر دفاع رمزفیلڈ کے خفیہ حکم نامہ سے ہوا۔ پروگرام کے تحت مدرسوں کی عملی سرگرمیاں نہ ہونے پر بھی انہیں نشانہ بنایا جائے گا۔ یہ امریکی اخبار ''نیو یارک ٹائمز'' کی رپورٹ ہے۔ پاکستان میں مدارس، مساجد اور علماء کے خلاف جو کچھ ہورہا ہے' اس رپورٹ کی روشنی میں واضح ہوجاتا ہے کہ کیوں ہورہا ہے۔ عامر لیاقت اگر اس میں حصہ ادا کررہے ہیں تو وہ بے چارے ''مجبور'' ہیں اور ''زخم خوردہ'' بھی۔

اسی اثناء میں حکومتی ترجمان جناب شیخ رشید نے مدارس اور علماء کرام پر اپنے ساتھی عامر لیاقت کے عائد کردہ الزامات پر معذرت کرلی ہے لیکن اس کے جواب میں ایم کیو ایم نے دھمکی دی ہے کہ خود شیخ رشید باز آجائیں ورنہ وہ بیرون ملک جو اٹکھیلیاں کرتے رہے ہیں' ان کا ریکارڈ' ٹیپ کی صورت میں خفیہ اداروں کے پاس ہے۔ اگر شیخ صاحب غیر ذمہ دارانہ بیانات سے باز نہ آئے تو یہ ٹیپ عوام کے سامنے لے آئے جائیں گے۔ اس غصے کا اظہار عامر لیاقت کے بیانات پر معذرت کے حوالے سے نہیں کیا گیا بلکہ الطاف حسین نظریہ پاکستان اور قائداعظم کے بارے میں اپنے جن نادر خیالات

کا اظہار کر رہے ہیں، ان پر شیخ رشید کی تنقید کے جواب میں یہ اٹکھیلیوں والا معاملہ سامنے آیا ہے۔ شیخ صاحب کی معذرت کے بعد تو اب دوسری قسط سامنے آئے گی لیکن یہ بات شاید باعث حیرت نہ ہو کہ خفیہ اداروں کے ٹیپ تک ایم کیو ایم کی ایسی رسائی کس طرح ہوئی کہ وہ ان کو عوام تک پہنچانے پر قادر ہے۔ کیا یہ خفیہ ادارے حکومت کے ہیں یا ایم کیو ایم کی انٹیلی جنس کمیٹی ہیں؟ اس کا جواب خفیہ ادارے ہی دیں گے۔ ہماری دلچسپی تو اس میں ہے کہ شیخ صاحب کی بیرون ملک اٹکھیلیوں کے ٹیپ ہم بھی دیکھیں۔ ویسے تو ایک زمانے میں خفیہ اداروں نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ ان کے پاس قائد تحریک کے حوالے سے بھی ٹیپ موجود ہیں لیکن وہ بھی آج تک سامنے نہیں آئے۔ ایسی چیزیں عام نہیں کی جاتیں بلکہ سنبھال کر رکھی جاتی ہیں تاکہ وقت ضرورت کام آئیں۔ اب دیکھنا ہے کہ شیخ صاحب اپنی اٹکھیلیوں کے بارے میں کیا وضاحت کرتے ہیں۔ ابھی ان پر وہ وقت تو نہیں آیا کہ وہ یہ کہیں ''تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں، ہم بے قرار بیٹھے ہیں''

گزشتہ دنوں حکمران مسلم لیگ نے لیگی علماء ومشائخ جمع کئے اور ان کے اجتماع میں ہی شیخ صاحب نے عامر لیاقت کے الزامات پر معذرت کی۔ لیکن ان علماء ومشائخ کا مطالبہ تھا کہ عامر لیاقت کو برطرف کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام شیخ رشید یا مشاہد حسین کے بس کا نہیں۔ وہ ہمارے صدر صاحب کے پسندیدہ ہیں اور صدر صاحب خود لبرل اسلام، روشن خیال اسلام کے مبلغ ہیں۔ جس میں عورتوں کا پردہ ممنوع اور گھروں میں بیٹھنا گناہ ہے۔ ممکن ہے انہی کی شہ پر عامر میاں مدارس اور علماء کے خلاف مہم میں شریک ہوں۔ اس موقع پر ایک عالم نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ''عامر لیاقت بڑا ہی نائق اور نااہل وزیر ہے'' ہمیں اس سے اختلاف ہے۔ ان کے تو نام ہی میں لیاقت شامل ہے اور انہیں جو کام سونپا گیا ہے وہ بڑی لیاقت سے اس پر عمل پیرا ہیں۔

(ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی ۔۲۲ر دسمبر ۲۰۰۴ء)